اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اڑتیسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **25** رمئی 2021ء بروز **منگل** بمطابق **13** شوال المکرّم 1442 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	چیئرمینوں کے پینل کا اعلان۔	4
3	دُعائے مغفرت۔	4
4	وقفہ سوالات۔	4
5	توجہ دلاؤ نوٹس۔	25
6	رخصت کی درخواستیں۔	28
7	تحریک التوا نمبر 1 منجانب جناب نصراللہ خان زیرے۔	30
8	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	30

جلد 38 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **25** مئی 2021ء بروز **منگل** بمطابق **13** شوال المکرّم 1442 ہجری، بوقت شام 6 بجکر 20 منٹ زیرصدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِی الدَّرۡکِ الۡاَسۡفَلِ مِنَ النَّارِ ج وَلَنۡ تَجِدَ لَھُمۡ نَصِیۡرًا ۝۱۴۵ لا اِلَّا الَّذِیۡنَ
تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰہِ وَاَخۡلَصُوۡا دِیۡنَھُمۡ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ط
وَسَوۡفَ یُؤۡتِ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۝۱۴۶ مَا یَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ
اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ ط وَکَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیۡمًا ۝۱۴۷

﴿پارہ نمبر ۵ سُوۡرَۃُ النساء آیات نمبر ۱۴۵ تا ۱۴۷﴾

ترجمہ: بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تُو ان کے واسطے کوئی مددگار۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور مضبوط پکڑا اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے سو وہ ہیں ایمان والوں کے ساتھ اور جلد دیگا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب۔ کیا کریگا اللہ تم کو عذاب کر کے اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو اور اللہ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ میں قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت ذیل اراکین اسمبلی کو موجودہ اجلاس کے **پینل آف چیئر مین** کے لئے نامزد کرتا ہوں:

1۔ جناب قادر علی نائل صاحب۔ 2۔ جناب عبدالواحد صدیقی صاحب۔

3۔ جناب گہرام بگٹی صاحب۔ 4۔ محترمہ شکیلہ نوید قاضی صاحبہ۔

حاجی محمد خان طور اُتمانخیل: جناب اسپیکر صاحب!، چمن میں جمعیت علمائے اسلام نظریاتی کے جلسے میں دھما کہ ہوا، جس میں پانچ افراد شہید ہوئے۔ لہٰذا اُن کیلئے مغفرت کی دعا کی جائے۔

میر احمد نواز بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! بشیر چوک پر جو دھماکہ ہوا تھا، جس میں لوگ زخمی ہوئے ہیں، ان کی صحت یابی کیلئے بھی دُعا کی جائے۔ ایسی کارروائیوں کی ہم مذمت کرتے ہیں علاقوں میں بم دھماکے ہوتے ہیں اس کی بھی میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مذمت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب! شہداء کے حق میں دعائے مغفرت کی جائے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 379 دریافت فرمائیں۔ ملک صاحب! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، ایک بار یہ سوالات ہو جائیں اس کے بعد پھر، جی زابد علی ریکی صاحب۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 379۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی (وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز): جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆379 میر زابد علی ریکی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اکتوبر 2020</u>

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

ضلع واشک کے زمینداروں میں سال 2018 تا 2020 کے دوران کل کسقدر زیتون کے درخت تقسیم کیے گئے ان کے نام مع ولدیت تقسیم کردہ درخت کی تعداد اور علاقے کی تفصیل دی جائے۔

وزیر زراعت:

اس ضمن میں عرض ہے کہ جناب سیکرٹری زراعت وامداد باہمی کے احکامات کے مطابق ناظم اعلیٰ ایگریکلچر ریسرچ ونگ بلوچستان نے ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ریسرچ ضلع واشک کو پہلے ہی ہدایات جاری کر رکھی ہیں کہ ضلع واشک کے فارمز کی فہرست مرتب کر کے جامع رپورٹ پیش کریں تاکہ ضلع واشک میں زمینداروں اور دیگر فارمز میں زیتون کے درختوں کی تقسیم کیلئے مجموعی تعداد کا تخمینہ لگایا جا سکے اس ضمن میں آئندہ موسم میں ضلع واشک میں

زیتون کے درختوں کی فراہمی ترجیحی بنیادوں پر تقسیم کرنے کیلئے اقدامات کیے جارہے ہیں یہاں اس امر کا ذکر بھی ضروری ہوگا کہ اس وقت صوبہ بلوچستان کا موسم بہت سرد ہے اور زیتون کے درختوں کو لگانے کیلئے موافق نہیں تاہم ریسرچ ونگ ضلع واشک کیلئے سال 2021 کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے علاوہ ازیں محکمہ پاکستان زراعت ریسرچ کونسل اور محکمہ زراعت ریسرچ ونگ بلوچستان کے تعاون سے ضلع واشک میں کچھ زیتون کے درخت لگائے تھے جن پر ڈپٹی ڈائریکٹر ضلع واشک تحقیق کا کام کر رہے ہیں تاکہ زیتون کے درخت بڑے پیمانے پر لگانے سے پہلے زیتون کے درختوں کی تمام ممکنہ بیماریوں کے سدباب کیلئے قبل از وقت تیاری مرتب کی جاسکے۔

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ میں نے دیا تھا ضلع واشک کیلئے 2018 سے لیکر 2020 تک، کہ زیتون کے درخت تقسیم کیئے گئے ہیں۔ ضلع واشک میں جناب اسپیکر! ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں۔ کئی بار میں سیکرٹری سے ملا ہوں اور ڈائریکٹر سے بھی ملا ہوں، وہاں زیتوں کے یہ دو تین سال ہیں باقی ڈسٹرکٹوں میں تقسیم ہوئے ہیں سوائے واشک کے، اگر ہوئے ہیں kindly منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اس کا جواب دیدیں اور وہاں ہمارے جتنے بھی زمیندار ہیں، ان کی خواہش یہ ہے کہ یہ درخت ہمیں دیدیں۔ دیکھیں! واشک ہے بسیمہ ہے ماشکیل ہے۔ زراعت کی مد میں جتنا ہو سکے زمینداروں کو فائدہ ہو سکے، منسٹر صاحب آپ بیٹھے ہیں، اس میں آپ نے دیا ہوا ہے کہ ہم لوگوں نے ضلع واشک کیلئے سال 2021 کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے، یعنی کام جاری ہے کب تک ہوگا، تین سال گزر گئے ہیں ابھی تک ایک کام نہیں ہوا ہے اب kindly منسٹر صاحب اسکے بارے میں ہمیں بتادیں، بریف کریں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! زیتون کے جو پودے ہیں بلوچستان میں پانچ چھ سال سے شروع ہوئے ہیں۔ زیتون میں مختلف اقسام آتی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس ایک ہی موسم کے زیتون کے پودے ہیں۔ ریسرچ آف پاکستان سینٹر وہاں زیتون کا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ پہلے ان کے تھرو بلوچستان میں ٹوٹل لگتے رہے اور تقریباً ہمارے دو ڈسٹرکوں میں بہت کامیاب جارہے ہیں۔ جس میں قلعہ سیف اللہ اور لورالائی ہیں اس کے بعد ہم نے اس کو خضدار تک پھیلایا، پھر ژوب ہے، موسیٰ خیل ہے یہاں تک کہ ہمارا ضلع قلعہ عبداللہ بحیثیت منسٹر اگر میں چاہوں، تو میں شاید یہ کہوں کہ میں اپنے قلعہ عبداللہ میں بھی زیتون لگادوں، تجرباتی بنیاد پر ہم نے وہاں زیتون لگائے، واشک میں بھی لگائے۔ بلوچستان کے مختلف اضلاع میں ہم نے اس کی کوشش کی کہ اس کو لگائیں اور پھر جب ان کا نتیجہ آئیگا، کہ کتنے کامیاب ہیں۔ کیونکہ زیتون کا پودہ دنیا میں ایک اہمیت رکھتا ہے

olive-oilاس کے مختلف اچار بھی بنتے ہیں اور خاص کران کے جو آئل ہے وہ دنیا میں سب سے مہنگا آئل ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے زمینداروں کو صرف اس بنیاد پر نہیں کہ جی ایک ضلع ہو دوسرا ضلع نہ ہو، چاہے وہ واشک ہو، چاہے تربت ہو، چاہے پنجگور ہو چاہیے ژوب ہو، چاہے قلعہ عبداللہ ہو، چاہے تفتان تک ہو، ہماری کوشش یہی ہے کہ ہم مختلف ڈسٹرکٹ declare کریں، کہ جی آج ہم نے اس میں زیتون لگانا ہے ہم نے اس میں زعفران لگانا ہے ہم نے اس میں پستہ لگانا ہے ہم نے یہاں انار لگانا ہے۔ کیونکہ یہ وہ پودے ہیں جو کم پانی پر اچھی آمدن دے سکتا ہے۔ اور ہم زمینداروں میں انہی پودوں کو introduce کرنے کی کوشش کررہے ہیں کیونکہ سیب زیادہ پانی مانگتا ہے۔ صرف ایک ڈسٹرک کیلئے یہ پروگرام نہیں ہے۔ لیکن ابھی recently ہمارے سامنے کچھ ایسی چیزیں آئیں، جس طرح میں نے ترکی کا ایک دورہ کیا وہاں میں نے سرد علاقوں میں بھی زیتون دیکھے جو بہت سرد ہیں وہاں برفباری بھی ہورہی تھی۔ جب مائنس میں ڈگری جارہا تھا۔ میں نے وہاں پوچھا کہ بھئی ہمارے تو سرد علاقوں میں زیتون نہیں ہوتا ہے۔ درمیانہ درجے کا جو ماحول ہے، temperature ہے اس میں ہوتا ہے۔ جس طرح ابھی قلعہ سیف اللہ اور لورالائی کی میں بات کروں، وہ اتنے ٹھنڈے ہیں نہیں، لیکن وہ گرم بھی ہے اور ٹھنڈا بھی ہے وہاں ہورہا ہے۔ لیکن ہمارے علاقوں میں نہیں ہورہا۔ تو اس بنیاد پر ہم نے ان سے کہا کہ اس کے نام میں ابھی آپ کو بتادوں، انہوں نے کہا ہمارے پاس چار پانچ قسم کے زیتون کے پودے ہوتے ہیں جو مختلف موسم میں لگتے ہیں اور اچھی پیداوار دیتے ہیں۔ تو اس بنیاد پر ہم نے واشک میں تجرباتی بنیاد پر لگائے ہیں۔ شاہد ہمارے ساتھی ایم پی اے صاحب کو یہ پتہ ہو، ابھی ہم دیکھتے ہیں یہ دوتین سال سے شروع ہوا ہے، چاہے وہ جدھر بھی ہو، اگر وہ کامیاب ہوئے تو جتنا بھی ہوسکے، ہم اپنی رپورٹ بنائیں گے۔ اور فیڈرل کو بھیجیں گے اور یہاں provincial level پر ہم زیتون منگوائیں گے اور جتنی بھی ان کو ضرورت ہوگا وہ اپنے فنڈ کے مطابق ہم ان کو سپلائی دیں گے اور وہاں وہ لگائیں، بیشک ہمارے زمیندار ہیں اور اچھا زیتون اگر ہمیں بلوچستان میں مل سکتا ہے یہ پورے provincial level پر ہماری آمدن میں اضافہ ہوسکتا ہے ہمارے ریونیو میں اضافہ ہوسکتا ہے ہمارے ایگریکلچرل جو مطلب حب ہے بلوچستان کا 80% لوگوں کا دارومدار ایگریکلچر اور لائیو اسٹاک پر ہے۔ ہم نے اس کو پروموٹ کرنا ہے اور اس کو ترقی دینی ہے۔ تو انشاءاللہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو بھی اگر یہ کامیاب ہوا تو واشک میں بھی انشاءاللہ ان کی تجاویز پر ہم وہاں زیادہ زیتون لگانے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا کہ مَیں نے واشک میں لگائے ہیں۔

منسٹر صاحب! بالکل آپ چیک کر لیں کہ کون سی جگہوں پر لگائے ہیں۔ مَیں آپ کو یہ گارنٹی سے بھی کہتا ہوں کہ ضلع واشک میں موسم نہ زیادہ سرد ہوتا ہے نہ زیادہ گرم۔ مَیں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ وہاں آ جائیں دیکھ لیں کہ کون سی جگہ میں آپ کے ڈائریکٹر نے یا اسٹاف نے لگائے ہیں کب لگائے ہیں آپ مہربانی کر کے مجھے بتا دیں میں عوامی نمائندہ ہوں لوگ میرے پاس آتے ہیں روتے ہیں ظاہر ہے آپ منسٹر ہیں میں یہاں سوال لاتا ہوں کہ آپ جوابات دے دیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: انشاءاللہ بالکل آپ بتا دیں مَیں آپ کے ساتھ جاؤں گا بھی اور اپنی ٹیم کو بھی ساتھ لیکر کے جاؤں گا۔ یہ بات نہیں ہے کہ مَیں نے آپ سے کہا کہ ضلع پشین، قلعہ عبداللہ یا مستونگ یا قلات یہ بھی آپ دیکھ لیں وہاں ہم نے تین تین سو چار چار سو یا ہزار درخت لگائے ہوئے ہیں اس میں مزید آپ کو بتا دوں کہ کچھ اضلاع میں جو ہزار لگے ہیں اُن میں صرف پچاس پودے زندہ رہ گئے ہیں باقی خشک ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اگر واشک میں ہو سکتے ہیں ہم کیوں وہاں نہیں لگائیں گے۔ جب خضدار، ژوب، لورالائی اور قلعہ سیف اللہ میں ہمارے اسٹاف نے لگائے ہیں تو واشک میں بھی لگائیں گے انشاءاللہ آپ بے فکر رہیں انشاءاللہ ہم جائیں گے وہاں سروے کریں گے جب بھی آپ پروگرام بنائیں گے۔ اگر feasible تھا تو ڈیپارٹمنٹ سے کہیں گے وہ لگا کر کے دیں گے۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر صاحب! Question No-383

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب زابد علی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 383 دریافت فرمائیں۔

☆383 میر زابد علی ریکی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اکتوبر 2020</u>

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 2018 تا 2020 کے دوران ضلع واشک کے کن کن زمینداروں کے حق میں کسقدر پی وی سی پائپ بچھانے کی منظوری دی گی ان کے نام مع ولدیت، علاقہ اور پائپ بچھائی پر آمدہ لاگت کی تفصیل بھی دیجائے؟

وزیر زراعت:

اس ضمن میں تحریر ہے کہ گزشتہ مالی سال 20-2019 کے دوران ضلع واشک میں پروجیکٹ نیشنل پروگرام برائے تعمیر تالاب و نالیاں فیز II (بلوچستان) کے تحت جن زمینداران/مستفید شدہ کے حق میں تالاب، نالیاں تعمیر کرنے اور فراہمی پی وی سی پائپ 3 اور 4 انچ قطر کی بچھائی پر آمدہ لاگت کی **تفصیل** آخر پر منسلک ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! اس پر میں نے سوال دیا تھا محکمہ کو کہ 2018ء سے 20ء تک کن

کن زمینداروں کے حق میں کس قدر پی وی سی پائپ بچھانے کی منظوری دی گئی ہے اور پائپ بچھائی ہے۔
جناب اسپیکر صاحب! اس میں دیا ہوا ہے کچھ، کچھ پی وی سی پائپ بھی ہیں تین چار تالاب بھی ہیں میں کہتا ہوں
جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب یہ جو ضلع واشک کو اس نے دیا ہوا ہے یہ کم ہے وہاں کے زمینداروں کی تعداد
اب دیکھیں دو، تین ہزار ٹیوب ویل ہیں زریعہ معاش ہی زمینداری ہے وہاں یہ جو تعداد ہے پائپ کا
question بھی منسٹر صاحب نے جواب دیا ہوا ہے ان میں سے میرے خیال سے پانچ چھ پائپ اور ایک دو
تالاب ہیں یہ بڑے ڈسٹرکٹ کو دیکھیں اور ان زمینداروں کے اس ڈیپارٹمنٹ کا یہ رویہ دیکھے میں کہتا ہوں
جناب اسپیکر صاحب! یہ ناجائز ہے۔ آپ اگر باقی ڈسٹرکٹوں کو اگر تالاب دس پندرہ دیتے ہیں پی وی سی پائپ
بیس تیس دیتے ہیں، آپ اس ڈسٹرکٹ کو بھی اسی طرح نظر انداز نہیں کریں اس ڈسٹرکٹ کے بھی زمیندار حقدار
ہیں ان لوگوں کو بھی ایگریکلچر کی مد میں ملے یہ میرا جواب ہے جناب منسٹر صاحب اپنا جواب دے دیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! میں ایک چیز ان کو دعوے سے کہتا ہوں اگر یہ جو criteria بنایا گیا ہے زراعت کے حوالے سے اس فارمولے اور criteria کے تحت یہ تقسیم ہوتے ہیں۔ اور یہ نیشنل پروگرام ہے یہ جو سارا ہے یہ ایکنک سے approved اور اس کے consultant جو ہے وہ نیسپاک ہے، consultant اپنے ہیں۔ اور یہ وفاق اور صوبے کے تعاون سے فنڈز forty sixty % اور 25% زمیندار دیتا ہے اس کو ہم نے cut کر کے 10 % پر رکھنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی ہمارا اختیار نہیں ہے ہماری کابینہ نے approve کر دیا اور ہم نے اسلام آباد بھجوا دیا کہ ہمارا زمیندار 25 % نہیں دے سکتے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے یہ جو criteria بنایا گیا ہے زاہد صاب! آپ اس میں آجائیں ہمارے اپوزیشن کے یا ہمارے ٹریژری بینچز کے جتنے بھی ہمارے ساتھ بیٹھنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک خان صاحب آپ اپنا موبائل فلائٹ موڈ پر کر دیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر ڈیپارٹمنٹ نے جو criteria بنایا ہوا ہے، ہے آپ میرا قلعہ عبداللہ اور واشک کو بھی لے لیں، زراعت کے مطابق وہ اپنا فارمولہ بناتے ہیں۔ واشک میں کتنے زمیندار ہیں اور کتنے انہوں نے کاشت کیئے ہیں، اس طرح آپ اُدھر سے شروع کر لیں آپ کے ساتھ کونسا ڈسٹرکٹ ہے خضدار ہے، پنجگور رہے پھر آتے ہوئے قلات ہے، پھر سوراب ہے، پھر مستونگ ہے، پھر قلعہ عبداللہ اور کوئٹہ کو لے لیں اور اس طرح ژوب تک۔ آپ کو وہ جو انہوں نے بنایا ہے۔ ابھی گوادر ہے گوادر میں بھی زمیندار ہیں لیکن اتنے نہیں ہیں، واشک میں اتنے نہیں ہیں جتنے ان بڑے بڑے ڈسٹرکٹوں میں ہیں۔ انہوں نے اُسی

criteriaجوہم حساب سے بنایا ہے میں آپ کو قسم سے کہتا ہوں کہ اس میں مجھ سے بھی نہیں پوچھا گیا ہے کہ یہ جو ہم بنا رہے ہیں اس میں آپ کی کیا تجاویز ہیں۔انہوں نے اپنے سروے کے مطابق فارمولہ بنایا ہے کہ جی پشین میں اتنی زمین پر کاشت ہو رہے ہیں۔مطلب ایک ڈسٹرکٹ میں ایک لاکھ ایکڑ پر زمینداری ہے ایک چھوٹا ہمارا ڈسٹرکٹ ہے جس کا میں نام نہیں لیتا ہمارے کوئی پندرہ بیس ایسے ڈسٹرکٹ ہیں جو چھوٹے ڈسٹرکٹس ہیں۔لیکن ان میں دس ہزار ایکڑ پر زمینداری ہے آپ کو ٹھیک ہے نظر آ رہا ہے کہ دس ہزار ایکڑ پر ہے۔لیکن دوسرے ڈسٹرکٹ میں ایک لاکھ ہے دو لاکھ ہے۔انہوں نے دو لاکھ کے مطابق ان کو اپنا حصہ دیا ہوا ہے آپ کا اگر پچاس ہزار ہے تو آپ کو پچاس ہزار کے تحت اپنا حصہ دیا ہے۔اس حصے میں اگر آپ کے تحفظات ہیں تو آپ آ جائیں میں ڈیپارٹمنٹ والوں کو آپ کے ساتھ بٹھاؤنگا آپ اس میں دیکھ لیں اگر غلط ہے تو آپ اپنی رپورٹ بناتے ہیں بھجوا دیتے ہیں ہمارے وفاق میں بھی ہمارا ریسرچ ڈیپارٹمنٹ ہے اور وفاق کا جو یہ فارمولہ ہے یہ وفاق میں ہوا ہے یہ ایکنک کے تھرو وہاں نیشنل پروگرام پورے پاکستان کے لئے ہے پنجاب،سندھ، پختونخوا اور بلوچستان یہاں جو فیڈرل نے یہ اسکیم دی ہوئی ہے اس میں دو پراجیکٹ ہیں ایک منی ڈیمز،سال ڈیمز اینڈ ایک نیشنل پروگرام جو واٹر منجمنٹ کے تحت جو نالیاں اور تالاب بنے ہیں پراونشل پر کوئی تالاب آج تک تین سال میں نہیں بنا ہے پراونشل میں کوئی پائپ ہم نے ایک روپے کا نہیں دیا ہوا ہے کہتا ہے جی کورٹ کا فیصلہ ہے خیر کورٹ کا بھی فیصلہ ابھی چلا گیا ابھی تو سپریم کورٹ نے کہا ہے آپ اپنا کام جاری رکھیں اگر اس بجٹ میں آ ئیے تو آپ بھی رکھ سکتے ہو وہ بھی رکھ سکتے ہیں کوئی بھی رکھ سکتا ہے۔اور ہم پراونشل لیول پر بھی جام صاحب ہمارے چیف منسٹر سے request کرینگے کہ جی آپ زراعت کو ترقی دینے کے لئے اپنا پراونشل بجٹ کو زیادہ اہمیت دے دیں۔یہ جو یہ فیڈرل کا ہے اور فیڈرل نے اپنے فارمولے کے تحت بنایا اور ہمیں دیا ہے کہ یہ طریقہ کار ہوگا۔اور یہ بھی میں آپ کو بتا دوں جو چیف منسٹر کی جو ٹیم ہے باقاعدہ کوآرڈینیشن کے ذریعے ہر ایک زمیندار کا نمبر بھی لیتی ہے اور اس سے پوچھتے بھی ہیں آپ کا کام ہوا ہے یا نہیں وہ خود ان کی نگرانی کر رہی ہے۔تو اس بنیاد پر بھی اگر آپ کے کوئی تحفظات ہوں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ آ جائیں جو چھوٹے چھوٹے ڈسٹرکٹ ہیں یا کم زراعت والے ہیں ان کو بڑھانے کے لئے ہم کیا طریقہ کر سکتے ہیں وہ بھی ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ پراونشل کا نہیں منسٹر صاحب مجھے بھی پتہ ہے یہ فیڈرل کا ہے مگر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو تقسیم ہوئے ہیں آپ اس میں دیکھ لیں کہ یہ باقی ڈسٹرکٹوں کے اگر ہمارا ایگریکلچر یا ہمارے زمیندار اگر باقی ڈسٹرکٹوں سے کم ہیں آپ اس حوالے سے بھی دیکھیں کہ یہ اس

نسبت سے کم ہے زیادہ ہے میں یہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بالکل اپنے ڈیپارٹمنٹ والوں کو بلائیں مجھے بھی بلائیں کہ واشک میں کتنے زمیندار ہیں اُن کا حق کتنا بنتا ہے آپ مجھے بتادیں بالکل مرکز کا ہے پچیس پرسنٹ ہے ہمارے زمیندار پچیس پرسنٹ یہ جو آپ نے مجھے دیا ہوا ہے اسی کے مطابق میرے واشک کے پچیس پرسنٹ زمینداروں نے دیا ہوا ہے جو رول ہے جو ڈیپارٹمنٹ کا رول ہے اُن لوگوں نے اپنا دیا ہوا ہے۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ کم ہے باقی ڈسٹرکٹوں کے حوالے سے مجھے کم ملا ہے آپ مہربانی کریں سیکرٹری کو بلائیں ڈیپارٹمنٹ والوں کو بلائیں بالکل آپ تحقیقات کریں اگر میرا حق زیادہ تھا تو ہمارے زمینداروں کو زیادہ دیدیں اگر میرا حق اتنا ہی تھا ہمارے زمینداروں کا میں آپ سے گلہ بھی کرونگا جناب اسپیکر صاحب۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: ٹھیک ہے اسپیکر صاحب! بالکل آپ جو بھی کہیں کوئی ٹائم رکھ لیتے ہیں بیٹھتے ہیں اس پر بات کرتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: ٹھیک ہے ٹائم آپ رکھ لیں۔

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 385 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question No. 385

☆385 میر زابد علی ریکی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اکتوبر 2020</u>

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 2018 تا 2020 کے دوران ضلع واشک میں کن کن منصوبوں پر ریسرچ رتحقیق کی گئی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر زراعت:

اس ضمن میں عرض ہے کہ سال 2018 تا 2020 کے دوران ضلع واشک کیلئے کوئی منصوبہ پیش نہیں کیا جاسکا جبکہ سال 2021 میں ضلع واشک کیلئے خصوصی طور پر زیتون کے درختوں کو لگانے کیلئے منصوبہ زیرعمل ہے جو جلد ہی منظوری کیلئے پیش کر دیا جائیگا تاہم اس دوران ڈپٹی ڈائریکٹر ضلع واشک مکمل تندہی کے ساتھ کھجور کی مختلف بیماریوں اوران تدارک مع کیڑے مکوڑوں پر ریسرچ کا کام کر رہے ہیں بلکہ انار، زیتون، پستہ اور انگور کی ورائٹیوں ان کی بیماریوں پر بھی ریسرچ کے ساتھ ساتھ باقی تمام پودوں کی موافقت کیلئے ترجیحی بنیادوں پر کام کیا جا رہا ہے جبکہ ریسرچ ونگ کے اعلیٰ حکام گاہے بگاہے ضلع واشک کا دورہ بھی کر رہے ہیں تا کہ واشک میں زراعت کے شعبہ میں ہونے والی ریسرچ کے کام کا جائزہ لیا جاسکے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کوئی ضمنی ہے؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! جو میں نے سوال دیا ہوا ہے ریسرچ وہاں واشک میں واشک ہے ماشکیل ہے کھجور کے باغات وہاں پر زیادہ ہیں خاص کر جو ڈسٹرکٹ لگتا ہے پنجگور ہمارے اسد بلوچ بھی بیٹھے ہیں جو کھجور کے باغات ہیں وہاں کھجور کے باغات کی بیماریاں ہوتی ہیں۔منسٹر صاحب! آپ مہربانی کریں پہلے منسٹر اسد صاحب تھے پانچ سال۔انہوں نے وہاں اسپرے کئے تھے کہ زمینداروں کو نقصان نہیں ہوجائے کہ لاکھوں کے حساب سے کھجور یہی واشک ہو چاہے پنجگور ہو چاہے تربت ہو یہ کھجور آپ کے جناب اسپیکر صاحب یہ یہاں سے ایران جاتی ہے۔یہاں سے انڈیا جاتی ہے۔زمینداروں کا ذریعہ معاش یہی ہے۔منسٹر صاحب آپ مہربانی کریں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں۔یہ بیماری جو درختوں کو لگتی ہے، وہاں ایک کیڑا ہے وہ بالکل فصل کے عین ٹائم پر کھجور کا جو درخت ہے کھجور کو فصل کے دوران ختم کر دیتا ہے۔زمینداروں کا لاکھوں کروڑوں روپے نقصان ہوجاتا ہے۔منسٹر صاحب! آپ اس کے بارے میں بتائیں آپ کیا کہتے ہیں اس کے بارے میں آپ کیا کر سکتے ہیں زمینداروں کے لئے؟

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر! اس میں یہ دیا ہوا ہے کہ ریسرچ ونگ مختلف پودوں کو جو بیماریاں لگتی ہیں مختلف کیڑے مکوڑے ہیں ان کے لئے کام بھی کر رہے ہیں اور ان کی جو چاہے جو بھی زہر ہے یا ان کی دوائیاں ہیں ان کو بھی زمینداروں کو subsidised rate پر دیتے ہیں اور کھجور جو خاص کر اس بیلٹ کا مکران ڈویژن کا ہے کھجور سب سے بڑی آمدن ہے اس کو بچانا زراعت کا بھی کام ہے بلکہ وہاں کے عوام کا بھی یہ حق بنتا ہے کھجور جو چاہے واشک سے لیکر وہ تربت تک پنجگور ہے اس بیلٹ کی حقیقت میں بہترین کھجور ہے۔لیکن ہم نے اُس پر ابھی تک کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے یہ میں نہیں کہتا ہوں کہ میں نے ابھی کھجور کو اتنا بچایا ہوا ہے یا میں اس کا دعویٰ کرلوں لیکن یہ ہے کہ ابھی کھجور پر جو کام شروع ہوا ہے تین چار سال میں وہاں date processing plant ایک تربت میں دو پنجگور میں لگ رہے ہیں بلکہ ایک complete ہے پنجگور میں دوسرا لگ رہا ہے اور ایک تربت کا ابھی راستے میں ہے جو ترکی سے ان کی مشینری آرہی ہے جو پورا ہم اس کو develop کرینگے اور بہترین کھجور کی یہاں آٹومیٹک سسٹم پر پیکنگ ہوگی اور ان کی صفائی ہوگی جو بھی ان کا سائز ہے اس کے مطابق ہم سپلائی دے سکتے ہیں اور میں آپ کو حقیقت بتاؤں کہ یہ کھجور ہمارے نام پر بلوچستان کے پنجگور سے جاتے ہوئے سکھر سندھ والے اپنے نام سے ان کو بیچتے ہیں ہمارا نام ہی نہیں ہے۔یا ایران جاتی ہے یا باہر جاتی ہے

حالانکہ میں آپ کو بتادوں یہ واحد کھجور ہے ہمارے بلوچستان کی rocommended کھجور ہے کہ world through سعودیہ میں اور عرب امارات یا عرب ممالک نے یہاں کے دوسرے تیسرے نمبر پر ہماری کھجور کو پسند کرتے ہیں اس سے شیرہ بھی بنتا ہے اس سے چاکلیٹ بھی بنتا ہے اس سے چینی بھی بنتی ہے اس سے جو عام حالات میں اس کو کھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں جس طرح ہم لوگ استعمال کرتے ہیں اس کے لئے یہ بہترین کھجور ہے تو میں کہتا ہوں واشک ہو یا پورا بیلٹ ہے اس پر ہمیں توجہ دینی چاہیے آپ کی بات صحیح ہے اس کے بچانے کا جو طریقہ کار ہے جو پلانٹس ہم لگاتے ہیں یہ کروڑوں روپے کا ہے 80-70 کروڑ کا ایک پلانٹ لگ رہا ہے تو اس کو بھی ہم نے سنبھالنا ہے اور انشاہ اللہ ہم کوشش کرینگے کہ کھجور کو زیادہ سے زیادہ توجہ دیدیں اور زیادہ سے زیادہ اس بیلٹ کے لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور اس کی آمدن ان کے چھوٹے چھوٹے زمینداروں تک پہنچے پہلے زمیندار وہاں آتے تھے ان کو بل کی صورت میں کھجور خرید کے یا سندھ والے آتے تھے یا چھوٹے موٹے جو جو بزنس مین تھے یا بڑے بزنس مین تھے آتے تھے اُٹھا کے لیجاتے تھے کیونکہ ہمارے زمیندار کی اتنی وس نہیں ہوتی ہے کہ وہ نیشنل مارکیٹنگ میں پہنچا سکے یا وہ کراچی جائیں یا سندھ جائیں یا وہ لاہور جائیں ابھی ہم نے وہاں پر ان کے لئے جب یہ establish ہوگا یہ پلانٹ بنیں گے ہر زمیندار آئیگا کھجور کا وہیں پر اپنا حساب وکتاب اسی پلانٹ میں اپنی پیکنگ بھی کرسکتا ہے اپنا طریقہ کار کے تحت جو بھی انکا procedure ہوتا ہے اس کے تحت ان کو معاوضہ ملے گا میں دعویٰ تو نہیں کرسکتا لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اس سے ہمارے زمینداروں کو بہت اچھا فائدہ پہنچے گا اور جو بھی اس کی بیماریاں ہیں انشاءاللہ واشک میں ہو جدھر بھی ہو اس کے لئے ہم ہدایات جاری کرینگے کہ اس کا جتنا بھی ہوسکے وہ زہر دیدے دوائیاں دیدیں کھاد دیدے ان کے بچانے کے لئے کوشش کرینگے آپ بتائیں انشاہ اللہ ہم آپ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرینگے۔

میر زابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب آج ماشاءاللہ بہت سے وعدے کر رہے ہیں، دیکھتے ہیں انشاءاللہ یہ بھی موقع دیدیں گے sir آگے چلیں۔

جناب اسپیکر: جی جناب زابدعلی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 386 دریافت فرمائیں۔

میر زابدعلی ریکی: Question No 386

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جواب پڑھا ہوا سمجھا جائے۔

☆386 میر زابدعلی ریکی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 13 اکتوبر 2020</u>

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ضلع واشک میں قائم کردہ زرعی فارمز کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان میں تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت اور تعداد کی فارم وار تفصیل بھی دیجائے؟

وزیرزراعت:

ضلع واشک میں ایک ماڈل فارم قائم ہے جو تحصیل بیسمہ میں واقع ہے، میں تعینات کردہ ملازمین کی تفصیل ذیل ہے:

1۔	محمد ابراہیم	زراعت آفیسر
2۔	عبدالواحد	فیلڈ اسسٹنٹ
3۔	حمل خان	بیلدار
4۔	بہادر خان	بیلدار
5۔	مینگل	بیلدار

میرزابدعلی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ ضلع واشک میں، میں نے سوال دیا ہے ضلع واشک میں قائم کردہ زرعی فارم کی تعداد کتنی ہے جواب میں دیا ہے کہ ضلع واشک میں ایک ماڈل فارم ہے جو تحصیل بیسمہ میں ہے بیسمہ میں پورے ضلع میں ایک فارم ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ کم از کم منسٹر صاحب سے کہہ دیں اور بھی فارمز ہیں، وہاں ناگ، واشک اور ماشکیل کو پانچ، چھ دیدیں۔ آپ صرف اپنے علاقے کو بس فارم ہے جو بھی ہے ہمارے ڈسٹرکوں کو آپ نظرانداز کررہے ہیں اس کے بارے میں آپ بتادیں۔

وزیرمحکمہ زراعت وکوآپریٹوز: میں اپنے محترم ساتھی سے کہتا ہوں کہ آپ آجائیں قلعہ عبداللہ میں کوئی فارم تو بتادیں۔ کہتا ہے اپنے علاقے میں دے رہا ہے میرے خیال سے ہمارے علاقے میں ابھی تک فارم نہیں ہے۔ یہ تو اچھا ہے آپ کے کم از کم واشک میں ہے ایک ہمارے Resources ہمارے جو بلوچستان حکومت کے جو بھی ہیں چاہے میں پچھلی گورنمنٹ میں یا اس سے پچھلی گورنمنٹ میں۔ ہمارے ٹوٹل بجٹ آپ کے ڈویلپمنٹ بجٹ 100 ارب روپے۔ آپ کا جو پنجاب میں آپ جا کر ایک برج 100 ارب کا بن رہا ہے ہمارے تو یہی ہیں آپ Resources دیکھ لیں کم ہیں کہ اس کو آپ تقسیم کرلیں بلوچستان اتنا وسیع صوبہ ہے کہ آپ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک بجلی پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ سے دو تین سو کھمبے مانگتے ہیں آپ ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک روڈ لے جانے کی کوشش کرتے ہیں آپ کو دو سے تین سو کلومیٹر روڈ بنانا پڑتی ہے آپ اسکول بنانا چاہتے ہیں وہاں Hospital بنانا چاہتے ہیں ہم نہیں کر سکتے یہ نہیں کہ میں، یہ پورے

بلوچستان کے لیے جو ہمارا دعویٰ فیڈرل سے یہی ہے کہ بھائی ہمیں رقبے کی بنیاد اپنا فنڈ دیدیں کہ ہم ہمارا این ایف سی ابھی کچھ بہتر ہوا ہے ہم ابھی بھی کہتے ہیں کہ یہ بھی ہمارے لیے ناکافی ہے ہمیں کیا مل رہا ہے آپ کتنے 100 ارب روپے تقسیم کریں ہم اور آپ آپس میں بیٹھتے ہیں کہ کس ضلع کو کتنا۔ ایک ضلع کیلئے 100 ارب ناکافی ہیں۔ ہمارا ایک ضلع آپ چاغی کو لے لیں جو پہلے نوشکی بھی تھا کوئٹہ بھی تھا آپ کو ہلو کو لے لیں یا ہمارے جو بارڈر والے اضلاع ہیں آپ قلعہ سیف اللہ کو لے لیں آپ کوئی بھی ضلع لے لیں۔ پانچ، دس ضلعوں کے علاوہ آپ کا ہر ضلع سینکڑوں میل پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں ہم کسی میں بھی اتنا ویسے ہی کام نہیں کر سکتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کو مطمئن کر سکیں ہمارے فنڈز ناکافی ہیں اگر ہمیں فنڈ ملیں گے تو واشک میں تین، چار فارم بنائیں گے۔ میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ اگر وہاں کوئی اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اتنے فنڈز Available ہوں اتنے Resources ہوں تو انشاء اللہ واشک کیا پورے بلوچستان میں، ہر ضلع میں دو دو ایگریکلچر کے فارمز بنائیں گے اسپیکر صاحب! اس میں یہی ہے کہ آپ دیکھ لیں ابھی ہمار بجٹ آئیگا آپ دیکھ لیں کتنا بجٹ ہے آپ اس سے دس روڈ بھی نہیں بنا سکتے آپ دو تین چار Hospital نہیں بنا سکتے۔ ایک Hospital کے Construction پر ایک ارب روپے، اگر آپ کوالٹی والے Hospital بنائیں آپ ایک یونیورسٹی بنائیں ایک یونیورسٹی پر ڈیڑھ دو ارب روپے خرچہ آتا ہے۔ آپ کتنی یونیورسٹی بنا سکتے ہیں 100 ارب ختم ہوگیا آپ کی on goning کتنی اسکیمیں چل رہی ہیں، آپ کے ہزاروں سینکڑوں اسکیمیں جو 2002ء سے لے کر ابھی تک on goning ہیں ہم انکو کمپلیٹ نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے پاس فنڈز کی Availability نہیں ہے requirments جو ہمیں نہیں مل سکتے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ۔ یہ صرف ایگریکلچر کی بات میں نہیں کر رہا ہوں جناب اسپیکر! کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ آپ لے لیں ہمیں یہی مشکلات ہیں کہ ہمارے فنڈ دوسرے صوبوں کے پاس اپنی generatio ان کا اپنا سسٹم ہے اپنے کمانے کا طریقہ ہے ہمارے پاس ہیں لیکن ہمیں نہیں مل رہا ہم گوادر سے کچھ نہیں کما سکتے ہم اپنے جو ذخیرے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں آپ ریکوڈک سے لے کر گیس تک۔ ہمارے پاس تو ظلم ہو رہا ہے ہم نے تو پہلے بھی سائل وسائل کی بات کی ہے ابھی بھی کر رہے ہیں لیکن ہمیں وہ جو ہمارا حق ہے بلوچستان کا، وہ اسی انداز میں ہمیں نہیں ملا ہے فیڈرل سے جس میں ہم اپنے بلوچستان کو آباد کر سکیں زاہد صاحب! آپ کو پتہ ہے میں نے ایک دن کہا تھا کہ اگر ایک ریکوڈک کا اختیار ہمیں بلوچستان والوں کو دیدیں۔ ہم پورے بلوچستان کا بجٹ بنا کر دیں گے وہ کھربوں کا وہاں خزانہ ہمارے پاس پڑا ہوا ہے لیکن نہیں ہو رہا ہے شاید اس میں ہماری کمزوری ہے یا فیڈرل کی کمزوری ہے یا پراونشل کی

بہت کمزوری ہے اس کو تو دُور کرنا پڑیگا یہی وجہ ہے کہ آج نہ واشک میں دوسرا فارم بن سکتا ہے نہ خضدار میں بن سکتا ہے نہ قلعہ عبداللہ میں بن سکتا ہے نہ پشین میں بن سکتا ہے نہ ژوب میں بن سکتا ہے۔تو انشاء اللہ ہم کوشش کرتے ہیں جو بھی possible ہو سکے آپ کے لیے ہم کر دیں گے شکریہ جناب اسپیکر!

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے کہا کہ ہمارے پاس اگر فنڈز ہوں ہم ہر ڈسٹرکٹ میں ہر جگہ فارم کا بندوبست کریں گے مگر میں۔منسٹر اسد اللہ پتہ نہیں اُس ٹائم منسٹر تھا یہ ایسا فارم دھڑ ادھڑ ڈسٹرکٹوں میں لاتا تھا ہر ڈسٹرکٹ میں۔وہ بیٹھے ہوئے ہیں خدانخواستہ میں اس کا سامنے تعریف نہیں کر رہا ہوں پانچ سال منسٹر رہے ہیں۔پوسٹ اُسی طرح لاتا تھا دو ہزار، تین ہزار پوسٹیں اُس نے پنجگور میں اپنے period میں اس نے ایگریکلچر کی مد میں تقسیم کیں پوچھیں وہ بیٹھا ہوا ہے سر! یہ نہیں ہے آپ مہربانی کریں منسٹر زمرک صاحب! آپ وہی رول جو منسٹر اسد اللہ ادا کرتا تھا آپ وہی رول ادا کریں آپ بھی منسٹر ہیں چاہے آپ اس کرسی پر بیٹھیں چاہے وہ بیٹھیں چاہے میں بیٹھوں no-problem۔آپ مہربانی کریں جام صاحب سے فنڈ لے لیں جام صاحب سے کہہ دیں کہ کیا یہاں ایگریکلچر ہے یہاں زمیندار ہیں، یہاں فارم ہمیں بلوچستان میں ہر ڈسٹرکٹ میں چار پانچ فارمز۔فارموں کے حوالے سے ملازمتیں بھی آئینگی اور علاقے بلوچستان بھی ترقی کریگا یہ میرا حال واحوال ہیں منسٹر صاحب! آپ مہربانی کریں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر! میں مختصراً یہ کہوں گا اگر تین سال پہلے بناتے ہمارے اسد صاحب وہ ہمارے محترم ہیں ہمارے بہت اچھے ایک پولیٹیکل ورکر ہیں پچھلے 2008ء میں بھی ہم دونوں منسٹر تھے میں ریونیو کا منسٹر تھا وہ ایگریکلچر کے منسٹر تھے۔تو انشاء اللہ ابھی بھی میں ان سے مشاورت صلاح ومشورہ کر کے اور پوری تفصیل ان سے لے لوں گا کہ زراعت میں کیا کرنا ہے۔اگر آپ پہلے بتاتے تو میں اور آپ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے یہ بہت اچھی مشاورت ہے ان سے لے لوں گا۔میں کوشش کر رہا ہوں شاید مجھ میں وہ قابلیت نہیں ہوگی جتنی کہتے ہیں آپ کی زبانی جو آپ کہہ رہے ہیں پھر بھی ہم نے تقریباً ابھی بارہ سو تیرا سو پوسٹوں کی ابھی ایڈورٹائزمنٹ کی ہے۔اور میں آپ کو یہ بھی تسلی دیتا ہوں آپ پورا وہ criteria جو ہم نے بنایا ہوا ہے شاید آپ کو قلعہ عبداللہ میں کم ملیگا اور دوسرے آپ کے ڈسٹرکٹ میں شاید زیادہ ملیگا آپ کے ڈسٹرکٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں جو بڑے ڈسٹرکٹس ہیں میں نے بہت انصاف کے تحت اپنا ---

جناب ڈپٹی اسپیکر: میرے خیال سے ابھی آگے بڑھتے ہیں زمرک خان اچکزئی صاحب۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! ہم نے انصاف کے ساتھ distribution کیا ہے

اور انشاءاللہ آگے جاتے ہوئے اس کو کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ریکی صاحب آپ اپنا سوال نمبر 387 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: Question No 387

جناب ڈپٹی اسپیکر: پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆387 میر زابد علی ریکی: <u>نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 11 نومبر 2020</u>

کیا وزیر زراعت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

ضلع واشک میں موجود بلڈوزروں کی کل تعداد کتنی ہے اور یہ مذکورہ ضلع کے کن کن تحصیلوں میں موجود ہیں ان کے ماڈل اور خریدگی کی سال وار تفصیل دیجائے نیز ان پر تعینات کردہ ڈرائیورز اور کلینرز کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے:

وزیر زراعت:

محکمہ زرعی انجینئرنگ، بلوچستان، ضلع واشک میں موجود بلڈوزروں کی کل تعداد 07 ہے اور یہ مذکورہ ضلع کی تحصیل بیسمہ، واشک، شاہوگڑھی اور ماشکیل میں موجود ہیں نیز ان پر تعینات کردہ ڈرائیورز کے نام، ماڈل اور خرید کی سال وار تفصیل آخر پر منسلک ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے کہا تھا کہ واشک میں کتنے بلڈوزر ہیں اس میں دیا تھا کہ اس میں سات بلڈوزر ہیں بیسمہ میں واشک میں شاہوگڑھی میں ماشکیل میں جناب اسپیکر صاحب! میں کئی بار منسٹر صاحب کے پاس گیا ہوں ایک دفعہ اس کا گھر گیا ہوں۔ 2019ء میں جناب اسپیکر صاحب! یہ پڑھ لیں مجھے بلڈوزر آورز ملے ہیں۔ یہ جا کر منسٹر صاحب کو دیدیں یہ آپ دیکھیں 2019ء کے میرے بلڈوزر آورز ہیں۔ منسٹر صاحب! میرے علاقے کے زمینداروں نے کیا گناہ کیا ہے۔ زمرک صاحب سے اخلاقی حوالے سے میں نے کئی بار کہا ہے کہ میرے بلڈوزر آورز ہیں مجھے ملے ہیں اگر وہاں کے زمیندار حقدار نہیں ہیں یہ 2019ء کے ہیں یہ بلڈوزر آور یہ گھنٹے کب زمینداروں کو ملیں گے۔ وہاں بڑے بڑے بندات ہیں چاہے جدھر بھی ہوں پتہ نہیں منسٹر صاحب میں نے کہیں بار آپ کو بتایا وہاں آپ نے ایک کو لایا ہوا ہے پتہ نہیں ولی ہے کون ہے بالکل سات بلڈوزروں میں سے میرے زمینداروں کو ایک گھنٹہ بھی ابھی تک کام کے لئے نہیں ملا ہے 2019ء سے۔ جناب اسپیکر صاحب! آپ پڑھیں منسٹر صاحب! آپ بھی پڑھیں۔ 2019ء سے ابھی تک، دیکھیں 2021ء ہے۔ میں کہتا ہوں کہ 22ء بھی آجائے 23ء بھی آجائے مگر یہ کام ابھی دو سال میں نہیں ہوا تو پھر آگے کب

ہوگا آپ منسٹر صاحب آخر یہ زمیندار واشک کے انہوں نے کیا گناہ کیا ہے یہ بلڈوزر آور ز اگر مجھے ملے ہیں آپ کیوں اس پر action نہیں لے رہے ہیں کئی بار میں آپ کا office آیا ہوں ایک دو دفعہ اخلاقی حوالے سے آپ کا گھر آیا ہوں۔ کہ خدارا! بھئی یہ گھنٹے ہیں مجھے ملے ہیں۔ یہ میں زمینداروں کو دے رہا ہوں وہاں زمینداروں کے بڑے بڑے بندات ہیں 100 ہیں 50 ہیں بلڈوزر آور وہاں پر کام کریں کم از کم ہزاروں کی تعداد میں، وہاں کے زمینداروں کو جب پانی ملے گا تو فائدہ ہوگا اس میں منسٹر صاحب بتادیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: اچھا جناب اسپیکر صاحب! ایک تو ہمارے دوست واشک سے نکلتے ہی نہیں ہیں پورے تین سال یہ واشک میں ہی پھنسے رہے کم از کم بلوچستان کی بھی بات کرو۔

یہ ابھی مَیں آپ کو letter دکھاتا ہوں۔ یہ لکھا ہوا ہے:

Sanction of Buildozer Hours:

The Honourable Chief Minister Balochistan placed a One Thousand Buildozer Hours, disposal of Deputy Commissioner Washuk! please consult with me, Zabid Ali Reki, MPA.

یہ جو ہے for further distribution among the poor یہ جو فارمز ہیں اُن کے لیے ہیں۔ یہ 19-9-2019ء کا لیٹر ہے۔ پھر میرا ڈی جی نے اُن کو لیٹر لکھا ہوا ہے۔ جو ڈی سی کو کرے گا، آپ کو تو نہیں لکھے گا یار! جو ڈی سی کرے گا اور کون کرے گا؟۔ تو یہ ڈی سی کرے گا اور کمیٹی ہے، ڈی جی ہے، وہ کرے گا۔ آپ اپنے زمینداروں کا نام دے دیں۔

میر زابد علی ریکی: آپ دیکھیں، پڑھیں زمینداروں کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: تو یہ لکھا ہوا ہے ناں یہ دیکھو، حاجی بوت خان، مولوی امین اور حاجی عبدالرحمٰن آف ڈسٹرکٹ واشک 350۔ پھر بشارت ملازئی، احمد خان اور مولوی غلام اللہ آف ڈسٹرکٹ واشک۔ اسپیکر صاحب! یہ بھی 350 ہیں۔ پھر شاہد ملازئی اینڈ مولوی حق نواز۔ یہ معتبرین کے لئے بھی ہیں 350۔ تو یہ تو آپ کے وہ جو ہے To the Agriculture Engineering Washuk, ڈائریکٹر جنرل نے آپ کو لکھ کر دیا ہے۔ تو یہ نام بھی لکھا ہوا ہے ابھی میں کیا۔ یہ 2020ء اور 2019ء کے letters ہیں۔ ابھی کہتا ہے کہ مجھے ایک گھنٹہ نہیں ملا ہوا ہے۔

میر زابد علی ریکی: میں کہتا ہوں کہ کام نہیں ہو رہا ہے جناب اسپیکر!

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: اور میں کیا بولوں لیٹر ہے۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر! میں کہتا ہوں ڈوزرز زمینداروں کو نہیں مل رہا ہے۔آخر کیوں نہیں مل رہا ہے میں کئی بار آپ کے پاس آیا ہوں۔آخر یہ زمینداروں کی لسٹ ہے آپ خود جا کر آپ کے وہاں جو بیٹھا ہوا ہے اس کو بولوں۔یہ زمینداروں کی لسٹ ہے یہاں کام کریں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: تو یہ کس کو مل رہا ہے۔جناب اسپیکر! صاحب! آپ پوچھیں کس کو مل رہا ہے ڈوزرآورتو زمیندار ہی چلائیں گے اور کوئی واشک کے زمیندار ہی چلائیں گے جو واشک کا گھنٹہ ہے وہ تو پشین میں خرچ نہیں ہوسکتا۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! فیس بھی زمینداروں نے جمع کی ہوئی ہے۔جورول کے مطابق ہے وہ فیس بھی جمع کی ہوئی ہے۔آپ مہربانی کریں آپ کے جو ڈیپارٹمنٹ والے ہیں ان کو بولو کہ زمینداروں کے لیے کام کریں کیوں کام نہیں کررہے ہیں۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر صاحب! منسٹر صاحب سے بھی میرا یہی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں وہ بلڈوزرآورز سے متعلق جواب دیدیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! ابھی کچھ باتیں ہوتی ہیں on the record اور documentary proof کے ساتھ۔کچھ زبانی ہوتی ہیں۔زبانی کہہ رہا ہے تو میں پوچھ لوں گا ورنہ میں نے آپ کو پروف پیش کردیا ہے کہ یہ ہیں ڈوزرآور دیئے گئے ہیں باقاعدہ چیف منسٹر نے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: معزز رکن فلور پر کہہ رہا ہے کہ ابھی تک وہاں کسی کو نہیں ملا ہے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: میں کہہ رہا ہوں کہ دیئے ہوئے ہیں ۔

میر زابد علی ریکی: دیئے ہیں تو کام کدھر ہے آپ کام دکھادیں آپ کا آفیسر وہاں بیٹھا ہے کام نہیں کررہا ہے زمینداروں کا خالی کاغذ میں اپنی جیب میں رکھوں۔دوسال سے کاغذ میری جیب میں ہے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: نہیں ان لوگوں کو نہیں ملا ہے۔

میر زابد علی ریکی: کام نہیں ہوا ہے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: اچھا کام نہیں ہوا ہے تو آپ بتادیں پھر ہم۔۔۔۔

میر زابد علی ریکی: آپ کا بلڈوزر کام نہیں کررہا ہے سات بلڈوزر ہیں ایک بلڈوزر ہمارے زمینداروں کو نہیں دے رہا ہے کیوں نہیں دے رہا ہے کیا گناہ کیا ہے۔اصغر صاحب! بحیثیت مسلمان آپ بتادیں۔میں نے آپ

کو نہیں بولا بحیثیت مسلمان میں نے کہا کہ منسٹر صاحب کو بولو۔ یہ ہمارے زمینداروں کے گھنٹے بھائی اس کو بولو کام کرو۔ اِن لوگوں کا کیوں کام نہیں کر رہا ہے آخر کام نہیں کرنے کی وجہ کیا ہے آپ بتا دیں بحیثیت مسلمان میں نے اس کو بولا ہوا ہے فون بھی کیا ہے میں نے کہا ہے کہ میں آپ کا گھر بھی آجاؤں گا۔ یہ منسٹر صاحب کو بتا دیں کہ بھائی یہ زمیندار مجھے بار بار فون کر رہے ہیں یہ گھنٹے ملے ہیں یہ دھوکہ ہے کس چیز کے ہیں آپ بتائیں کیوں کام نہیں ہو رہا ہے آپ اپنا آفیسر کو بلالیں اپنے دفتر میں اُس سے پوچھ لیں کہ بھائی ان زمینداروں کے نام ہیں آپ کیوں کام نہیں کر رہے ہیں آخر وجہ کیا ہے مجھے تو جواب تو دے دو نہیں کریں گے بس ٹھیک ہے مجھے نہیں ہمارے زمینداروں کو جواب دیدیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! میرا بھائی ہے میں اس طرح نہیں کہتا وہاں ڈوزر چلتے ہیں یا نہیں چلتے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: میں کہتا ہوں ڈوزر چلتے ہیں کس کیلئے چلے ہیں ہمارے زمینداروں کا دو سالوں سے کام نہیں ہو رہا ہے۔ اُن سے پوچھیں کہ یہ زمینداروں کے کام کیوں نہیں ہوئے ہیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: یہ عوام کے ہیں۔

میر زابد علی ریکی: کیا یہ عوام نہیں ہیں؟ آفیسر کو بلالیں اُسکو اور مجھے آمنے سامنے بٹھا دیں اُس سے کہہ دیں کہ یہ کام آپ کیوں نہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زمرک صاحب! آپ مہربانی کر کے اپنے آفیسر سے کہہ دیں کہ جو ڈوزرز آورز ایم پی اے صاحب کو ملے ہوئے ہیں اُس پر فوری کارروائی کی جائے۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: ٹھیک ہے بڑی مہربانی انشاءاللہ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نواز کاکڑ صاحب! یہ تین سوالوں کے جوابات میرے خیال سے محکمے کی طرف سے موصول نہیں ہوئے ہیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر صاحب! یہ ابھی recently اُنہوں نے بھیجے ہیں ایک منٹ کے لئے آپ کا ٹائم لیتا ہوں۔ یہ جو حاجی نواز صاحب کا ہے وہ تو موجود نہیں ہیں انشاءاللہ اگلے سیشن میں ہم لے آئیں گے۔ یہ 2015ء سے 2020ء تک مختلف پائپ پہنچانے والی اسکیمات، اسکی بڑی تفصیل ہے۔ جس میں تھوڑا سا وقت لگتا ہے تو اس کے لئے بھی میں انشاءاللہ کوشش کرلوں گا میں نے ہدایات جاری کر دی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم لگے ہوئے ہیں۔ اور دوسرا 2015ء سے 2020ء کے دوران صوبہ کے زمینداروں کی

زرعی اراضیات وہ پورے صوبہ کی مانگ رہا ہے تو اُس کے لئے میرے خیال سے اس کی پوری تفصیل جمع کرنے کے لئے تھوڑا سا وقت دے دیں تفصیل پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ملک صاحب۔

ملک نصیر احمد شاہوانی: جناب اسپیکر صاحب! میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ اب یہ میرا سوال بھی ہے اور اُسکا جواب نہیں آیا تو منسٹر صاحب اِس وقت تشریف فرما ہیں اور یہ پوائنٹ آف آرڈر بھی منسٹر صاحب سے متعلق ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر اس اسمبلی میں، مَیں نے تین چار دفعہ پہلے بھی اُٹھایا ہے اور اُس پر ایک کمیٹی بھی بنی ہے اور وہ ہے بجلی کا مسئلہ۔ گزشتہ اسمبلی میں بھی ہم نے اجلاس کے دوران پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی کہ بلوچستان میں زمینداروں کو بہت قلیل بجلی مل رہی ہے اور اُس قلیل بجلی کو بھی واپڈا والے منقطع کر رہے ہیں بار بار اور ایک مہینے کے اندر چار دفعہ اُنہوں نے بجلی منقطع کر دی جس کی وجہ سے بلوچستان کے زمینداروں کو تقریباً بیس ارب روپے کے نقصانات ہوئے اور اسکے ساتھ ہی منسٹر صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ بھی ہوئی اور اسی اسمبلی کے فورم پر آپ نے رولنگ دے دی اور کمیٹی بنائی کہ صوبائی حکومت جو بجلی کے بقایا جات ہیں وہ اُنکو ادا نہیں کر رہی ہے جس کی وجہ سے کیسکو بار بار بلوچستان کے زمینداروں کی بجلی منقطع کر رہی ہے۔ اب اُس کے بعد اِس بجلی کے معاملے پر بلوچستان بھر میں پہیہ جام ہڑتال بھی رہا بلوچستان کے بائیس اضلاع میں مختلف جگہوں پر ہم نے زمینداروں نے دھرنے بھی دیئے اب گزشتہ تین چار دنوں سے واپس کیسکو نے بہت سارے علاقوں کی بجلی بہت کم کر دی ہے ہم نے اسی فورم پر کہا تھا کہ ہماری بار بار بجلی کم کرنے کی وجہ سے زمینداروں کو نقصانات ہو رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! چار سال قبل بھی جب اُنہوں نے پیاز کے کاشت کے دوران بجلی منقطع کر دی۔ تو ہم نے یہی پیاز ایران سے بھی منگوایا اور انڈیا سے بھی آیا۔ دس ہزار روپے میں بوری ہم لوگوں نے خریدی اس ملک کے اندر۔ جب صوبے کے اندر بلوچستان نو مہینے تک پورے ملک کو پیاز دیتا ہے جناب اسپیکر! ۔ اب اس دفعہ بھی پیاز اسی بجلی کی نہ ہونے کی وجہ سے پیاز کی جو کاشت ہے وہ بہت حد تک متاثر ہوئی ہے اور اُس کے ساتھ ہی جو دیگر سبزیات ہم یہاں پر اُگاتے ہیں اُن کی کاشت بھی متاثر ہوئی ہے۔ خاص کر پیاز اور ٹماٹر کی جو کاشت ہے اس وقت وہ دوبارہ متاثر ہے۔ آج منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں دوبارہ ہماری بجلی کم کر دی گئی ہے اور تین دنوں سے اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ وہ کمیٹی جو ہے اُنہوں نے بنائی ہے منسٹر صاحب اُن کے چیئر مین ہیں وہ کیسکو والوں کو بلائیں، اُس کو آپ Chair کریں۔ صوبائی حکومت کا یہ ہے کہ اسی فلور پر وزراء نے اُٹھ کر کہہ دیا جناب اسپیکر صاحب! کہ ہم کیسکو کے بقایا جات ادا کریں گے۔ ایک دفعہ اسی فورم پر کسی معزز اُس وقت کے

پارلیمانی سیکرٹری تھے آج کل سینیٹر ہے۔اُس نے کہا ہم 6 ارب روپے دے رہے ہیں بہت جلد۔اور اُس نے یہاں پر یقین دہانی بھی کرائی ہے۔آج وہ اس فورم میں نہیں ہیں اُس کے بعد وزیرخزانہ نے بھی کہا ہے ہم ساڑھے تین ارب روپے دے رہے ہیں۔ابھی وزیراعلیٰ نے اپنے علاقے کے جو K Electric ہے اُن کی بجلی کی جو سبسڈی ہے وہ ادا کردی ہے اور ساتھ ہی جناب چیئرمین صاحب! اُنہوں نے بجلی کے جو پرانے کھمبے ہیں ،تار ہیں اُن کو تبدیل کرنے کیلئے بھی اُنہوں نے ایک خطیر رقم جاری کردی ہے میرے خیال میں 20 یا 25 کروڑ روپے۔مَیں یہ نہیں کہتا ہوں کہ اُس کے علاقے کو نہیں ملنی چاہیے بلکہ جس طرح آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں وزیراعلیٰ پورے صوبے کے Custodian ہیں۔وہ صرف اور صرف ایک علاقے سے تعلق نہیں رکھتا کہ صرف اور صرف لسبیلہ کا کام کریں اور اُس کے بعد پورے بلوچستان کی بجلی منقطع رہے۔خیر لسبیلہ نے بھی اتنی بڑی ترقی نہیں کی ہے میرے خیال میں اگر لسبیلہ کی تاریخ کو دیکھا جائے تو اُس ضلع سے شاید ان کے والد محترم ان کے دادا اور خود اب پوتا وزیرعلیٰ ہے اُس کی حالت بھی قابل رحم ہے۔لیکن مَیں یہ چاہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب! کہ جو بجلی کے بقایاجات ہیں اگر اُس نے لسبیلہ کی بجلی کے بقایاجات ادا کیئے ہیں تو اسی طرح باقی صوبہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ باقی صوبے کے زمینداروں کی بجلی کے بقایاجات ادا کریں تا کہ بار بار اُن کا نقصان نہ ہو۔ہم نے ابھی ڈیمانڈ کی ہے کہ ہمارے 20 ارب سے زیادہ کے نقصانات ہوئے ہیں۔اب دوبارہ اس کیسکو نے بجلی منقطع کی ہے۔تو مَیں اسی فلور پر کہتا ہوں کہ یہ بلوچستان کی تباہی ہے میرے خیال میں سوائے یہاں پر ایک زمینداری ہے دوسرا گلہ بانی ہے یہ دو بڑے شعبے ہیں 80% لوگوں کا روزگار اسی سے وابسطہ ہے اور بار بار چھ گھنٹے کی بجلی کو مزید کم کر کے دو، چار گھنٹے کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے اس وقت پورے ملک میں بیس گھنٹے اور 24 گھنٹے اور بعض علاقوں میں بجلی سو فیصد لوگوں کو مل رہی ہے یہاں اگر چھ گھنٹے کہیں پر بجلی دی جارہی ہے تو ہمارے فیڈرز over load ہیں جناب اسپیکر صاحب! چھ گھنٹے کا مقصد یہ ہے کہ ساڑھے چار سو فیڈر جو over load ہیں اُن کو تقسیم کر کے وہ تین گھنٹے روزانہ کے حساب سے ایک علاقے کو اگر بجلی مل جاتی ہے اس بجلی میں بھی بلوچستان کے اندر 12 لاکھ ٹن سیب پیدا ہوتا ہے۔اسی طرح 8 لاکھ ٹن پیاز پیدا ہوتا ہے، 5 لاکھ ٹن کھجور پیدا ہوتا ہے جناب اسپیکر! دیگر پھل اور سبزیات بلوچستان پیدا کرتا ہے پورے ملک کو دیتا ہے میرے خیال میں اس وقت food security کا مسئلہ ہے۔ہم نے چینی پر جناب اسپیکر! ساڑھے چار سو ارب روپے چھ مہینے میں سبسڈی دے دی ہے اور وہ چینی مافیا کا پرسوں مَیری نظر سے ایک اخبار کا تراشہ گزرا وہ 1972ء کا اخبار ہے ذوالفقار علی بھٹو کا ایک بیان ہے کہ چینی مافیا کو مَیں معاف نہیں کرونگا یکم دسمبر 1972ء اور

اُس وقت سے چینی مافیا میرے خیال میں اربوں، کھربوں روپے ہڑپ کر چکی ہے اور آج بھی چینی مافیا دن بدن مضبوط اور طاقتور اور توانا ہے اور اس وقت بھی گزشتہ میرے خیال میں تقریباً ساڑھے چار سو ارب بلوچستان کی کونسی بہت بڑی سبسڈی ہے جناب اسپیکر! چھ ارب روپے اگر پورے صوبے کو اُس کے ذریعہ معاش سے ملتے ہیں۔ساڑھے آٹھ سو میگا واٹ ہمیں بجلی ملتی ہے۔کچھ ایسے شہر ہیں علاقے ہیں پاکستان کے جہاں 23 سو میگا واٹ صرف line losses ہیں اُن کے نقصانات ہیں اس پورے صوبے کا کیا قصور ہے کہ آپ اس کو ساڑھے آٹھ سو بجلی وہ بھی سبسڈی آپ کو صوبہ دے اور مرکز بھی دے، زمیندار بھی اپنے پیسے جمع کریں۔ہماری حکومت اس حد بے حس ہو چکی ہے کہ بار بار اس فورم پر چھ دفعہ ہم یہ بات اُٹھا چکے ہیں۔لیکن ہماری بجلی بند ہو جاتی ہے اور اُس کے بعد زمیندار ہڑتال پر آتے ہیں۔روڈز بلاک ہوتے ہیں۔لوگوں کا میرے خیال میں ہزاروں لوگ اس سے متاثر بھی ہوتے ہیں۔یہاں پر تو لگتا ہے حکومت نام کی کوئی چیز نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب! نہ ہی جوابات دینے والے کوئی یہاں پر موجود ہوتے ہیں۔آپ نے رولنگ بھی دے دی ہے بار بار۔تو مَیں کہتا ہوں کہ اگر حکومت بالکل اس میں ناکام ہو چکی ہے تو پھر زمیندار اپنا قبیلہ جو ہے اُس کا تعین خود کریں گے۔چاہیے وہ احتجاج کریں چاہیے جو بھی ہے۔اُنہوں نے ذریعہ معاش اُنہوں نے خود بچانا ہے اور اس پر چاہیے جس طرح بھی کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔مَیں پوچھتا ہوں ان سے اسی حوالے سے مَیں پوچھتا ہوں۔زیرے صاحب! کس چیز پر۔نہیں اس پر ملک صاحب نے بات کی ہے آپ مہربانی کریں کارروائی کی طرف آجائیں۔یہ جتنے سوالوں کے جواب نہیں ملے۔منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ان کو جواب دینے میں تھوڑا وقت لگے گا۔kindly، اِن سوالوں کو defer کیا جائے۔جب محکمے کی طرف سے جوابات موصول ہونگے تو آپ لوگوں کو ٹیبل کر دیئے جائیں گے۔۔۔(مداخلت)۔ کس حوالے سے؟۔نہیں۔پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بندہ بات کر سکتا ہے وہ ملک صاحب نے جو ہے اس پر بات کر دی ہے پوری تفصیل کے ساتھ۔زیرے صاحب! دیکھیں اس پر بات۔۔۔(مداخلت)۔دیکھیں یہ ہمیں سب کو پتہ ہے زیرے صاحب پورے صوبے کا مسئلہ ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میرے حلقہ انتخاب میں اس وقت 11 گھنٹے لوڈشیڈنگ ہے۔اور مَیں دو دن پہلے چیف ایگزیکٹو آفیسر کیسکو کے پاس گیا تھا اُنہوں نے کہا کہ حکومت 55 ارب روپے ہماری قرضدار ہے۔آپ کے واسا کے ٹیوب ویل disconnect ہیں۔منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ماشاءاللہ اُنکو تو پتہ نہیں ہے وہ کچھ اور اُس پر لگے ہوئے ہیں۔آپ کے پی ایچ ای کے ٹیوب ویل disconnect ہیں۔واسا

کے ٹیوب ویل disconnect ہیں۔عوام کو بجلی نہیں مل رہی ہے جب حکومت خود اپنا 55ارب روپے کیسکو کو ادا نہیں کرر ہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پھر کس لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ان میں اہلیت نہیں ہے ،صلاحیت نہیں ہے یہ resign کریں،جائیں گھروں میں بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ زیرے صاحب۔جی زمرک خان اچکزئی صاحب! آپ جواب دے دیں۔زمرک خان اچکزئی صاحب کو میں نے فلور دیا ہوا ہے۔(مداخلت)۔

جناب نور محمد دمڑ (وزیر برائے محکمہ پی ایچ ای وواسا): تمیز سے بات کریں کس کی طرف اشارہ کررہے ہو آپ میں صلاحیت ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ کو حکومت چلانے کی صلاحیت نہیں ہے۔آپ کے پی ایچ ای اور واسا کے ٹیوب ویل disconnect ہیں۔اس کے ذمہ دار کون ہیں؟۔آپ وزیر ہو آپ کیوں برا مان رہے ہو؟ آپ اس آئین کے تحت پابند ہو کہ آپ نے ہمیں جواب دینا ہے۔یہ جواب دینا ہے آپ نے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: .Order in the House زیرے صاحب۔۔۔(مداخلت)

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم سوال کرینگے آپ نے جواب دینا ہے۔ابھی منسٹر نے جوابات دیئے،آپ کیوں سیخ پا ہورہے ہو؟۔آپ کرپشن کررہے ہو سارا دن کرپشن کررہے ہو،لوٹ مار میں آپ مصروف ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House۔نور محمد دمڑ صاحب تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت)

وزیر برائے محکمہ پی ایچ ای وواسا: تو تم سوال کروناں۔آپ سوال پر آجائیں۔آپ مجھ سے سوال کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House زیرے صاحب تشریف رکھیں۔آپ تشریف رکھیں دمڑ صاحب۔آپ تشریف رکھیں دمڑ صاحب۔جی واپڈا سے متعلق۔جی زمرک صاحب۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: جناب اسپیکر! حاجی نصیر صاحب نے جو بات کی to the point انہوں نے بات کی ہے۔اور حقیقت میں جو کمیٹی بنی ہوئی ہے ہم نے بہت کوشش کی ابھی یہ بات نہیں ہے کہ کیسکو جو کہہ رہی ہے وہ ساری باتیں ٹھیک ہیں۔کیسکو کہہ رہی ہے کہ جی آپ 55ارب روپے کے قرضدار ہو حاجی نصیر صاحب گواہ ہیں زمینداروں کے اوپر انہوں نے تین سوارب روپے بقایاجات لگائے ہیں زمینداروں کے اوپر ہم نے کہا کہ کس طرح آپ نے لگائے ہیں ابھی بلوچستان حکومت تو اسلئے نہیں بیٹھی ہے کہ جو میرے پاس بل بھجوادے اور میں ان کو ادا کردوں۔میں نے ان کو کہا کہ آپ نے ایک ٹیوب ویل لینا ہے کہ اس ٹیوب ویل پر monthly کتنا آتا ہے 75ہزار تک ہم پابند ہیں سبسڈی دیں گے فلیٹ ریٹ پر دس ہزار روپے زمینداران

کی payment کرتا ہے اور بقایا جو ہیں وہ وفاق اور صوبہ ان کو دیتا ہے سبسیڈی ریٹ پر ہم نے یہ وعدہ ان سے کیا تھا کہ ہم آپ کو payment کریں گے لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی چھ گھنٹے تک زمینداروں کو مکمل بجلی ملے گی ابھی واپڈا نے غلط بل بنایا ہوا ہے ابھی اس ٹیوب ویل پر بھی بل آ رہے ہیں، جو خشک ہوا ہے جن کا کوئی وجود نہیں ہے۔ انکی کتابوں پر وہاں پر لکھا ہوا ہے کہ جی مستونگ میں دوسو ٹیوب ویلز ہیں ان دوسو میں سو خشک ہو گئے ہیں۔ اس دوسو کے بل آ رہے ہیں اور بلوچستان حکومت کے پیچھے انکے سبسڈائزڈ ریٹ وہ لگا رہے ہیں اور اس سے انہوں نے لگایا ہے کہ ہم جی تیس چالیس ہارس پاور لگائیں گے انہوں نے پچاس ہارس پاور کی مد میں زمیندار کے پیچھے جو ہے وہ لاکھ روپے سے زیادہ بل بنایا ہوا ہے ابھی میں نے کہا کہ تین سو ارب روپے زمیندار کہاں سے دے گا آپ مجھے verify کر کے دے دیں آپ ہمیں یہ دکھا دیں کہ مستونگ میں ہم تین ٹیوب ویلز دیں گے قلات میں دیں گے پشین میں دیں گے قلعہ عبداللہ میں دیں گے زیادہ Depth والے، مڈل Depth والے اور دوسو تین سوفٹ پے تو پھر ہمیں رپورٹ دے دیں ابھی وہ رپورٹ نہیں دے رہے ہیں اب وہ کیسکو خود بھاگ رہی ہے اس چیز پر نہیں آ رہی ہے کیونکہ انکی جو چوری ہے وہ پکڑی جائے گی ہم تو کیسکو کے حق میں تو نہیں ہیں کیسکو تو ہمیشہ اس وقت ہمارے زمینداروں کا جو ہے وہ کھال کھینچتی ہے جب ہمارا سیزن آتا ہے ہمارے سیب کا سیزن آتا ہے ہمارے ٹماٹر اور سبزیوں کا سیزن آتا ہے تو اس پر میں آپ کو اسپیکر صاحب بتادوں ہم یہاں گورنمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں تھوڑا سا ہم طریقے سے بات کریں گے یہاں پر کرپشن کی بات کرتے ہیں یہاں پر کہتے ہیں آپ حکومت نہیں چلا سکتے ہیں آپ نالائق ہو تو یہ پچھلے پانچ سال بھی آپ بیٹھے ہوئے تھے، نصراللہ زیرے سے پوچھو کہ آپ پانچ سال جب یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے کونسی حکومت چلائی آپ نے یہاں پر صوبے کو کیا دیا وہ تو میں کہہ سکتا ہوں میں تو بتا سکتا ہوں کہ میں نے یہ یہ دیا میں ایگریکلچر میں بتا سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اچکزئی صاحب ایجنڈے کی طرف آتے ہیں۔

وزیر محکمہ زراعت وکوآپریٹوز: نہیں نہیں دیکھو! یہ تو آپ نے سنا ہوگا یہ چیزیں جو ہیں مہذب طریقے سے ہم اپنے سوالات اور جوابات کا جواب دیتے رہیں گے اور آپ کو مطمئن کریں گے حاجی صاحب جو ہیں زمینداروں میں بہترین کردار ادا کر رہے ہیں یہ نہیں کہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں ہر وقت انکے ساتھ اپنے لوگ ہوتے ہیں اور to the point بات کرتے ہیں اور ہم کیسکو کو بھی بلاتے ہیں ہم اپنی کمیٹی جو ہمارے اختیارات ہیں اس کو ہم استعمال کر سکتے ہیں اور یہ بھی میں ان کو کہہ دوں گا حاجی صاحب کو کہ میں وزیراعلیٰ صاحب سے آج یا کل بات کروں گا کہ ساڑھے تین ارب روپے تک یا چار ارب روپے تک یا تین ارب روپے تک وہ payment

کریں کیسکو کہ ہماری بجلی کی جو لوڈ شیڈنگ ہے اس کو ختم کرلیں چھ گھنٹے بحال کرلیں لیکن ہم نے پابند کیا تھا کیسکو کو کہ آپ ہماری مشاورت کے بغیر بلوچستان حکومت کی مشاورت کے بغیر بجلی نہیں کاٹ سکتے ہو انہوں نے مجھے کہا تھا کل بات ہوئی کہ ہم نے کاٹی ہے لیکن اگر انہوں نے کاٹی ہے تو پھر غلط کیا ہے ہم اس کو پکڑیں گے کہ آپ نے ہماری مشاورت کے بغیر ہمارے زمینداروں کی بجلی کیوں کاٹی اس پر ہم ایکشن لیں گے ہم تو لے سکتے ہیں ہم صوبائی حکومت ہیں ہم اختیارات رکھتے ہیں تو اس پر انشاء اللہ ہم انکے ساتھ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر کوشش کریں کیونکہ یہ مسئلہ جو ہے آپ گورنمنٹ والوں نے حل کرنا غریب عوام تو یہ مسئلہ حل کر نہیں سکتی ہے۔ جی توجہ دلاؤ نوٹس۔ بس ابھی کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **نصر اللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنی توجہ دلاؤ نوٹس** سے **متعلق** سوال دریافت فرمائیں۔ بعد میں پھر آپ کو موقع دیا جائے گا فی الحال کارروائی کی طرف آجائیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر صاحب۔ **توجہ دلاؤ نوٹس** وزیر برائے **محکمہ صحت** کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں یہ کہ کوئٹہ شہر کے وسط میں اسپنی روڈ پر سابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے اعلان کردہ کارڈیک ہسپتال پر تا حال کتنا کام مکمل ہوا ہے۔ اس بابت مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت): جناب اسپیکر ان کو written میں answer ٹیبل کر دیا گیا ہے اور محرک بتا دیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: آپ Order in the House کہہ دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House

جناب نصر اللہ خان زیرے: جو بات نہیں مانتے ہیں وہ باہر جا کر گپ شپ کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: order in the House جی میڈیم آپ کیا بول رہی ہیں؟۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: Answer has been table d. اگر ان کو کوئی اور ضمنی سوالات پوچھنے ہیں تو وہ بتا دیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: دیکھیں! ہمارا اسپنی روڈ پر 23 ایکڑ زمین محکمہ صحت کی پڑی ہوئی ہے حکومت کی اس پر ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ہسپتال بنانا تھا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا اس نے اپنی پی ایس ڈی پی میں دو ارب روپے بھی رکھ دیئے اب یہ ہسپتال جو تھا یہ مکمل طور پر غائب کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہاں انہوں نے لکھا ہوا ہے کہ تا حال کوئی فنڈ پنجاب حکومت کی طرف سے نہیں ملا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر اور اب کوئی اور پتہ نہیں کیا کیا کر کے کوئی اور ہسپتال وہاں کینٹ میں بنایا جا رہا ہے ظاہر سی بات ہے کہ وہ ہسپتال وہاں شہر سے کتنا دور ہوگا جب کوئی دل کا مریض ہوگا دورہ پڑے گا وہ وہاں کتنی چیک پوسٹیں کراس کر کے وہاں تک پہنچ جائے گا۔ اُس ہسپتال کا کیا MoU's کتنا sign ہوا ہے کس کے under ہوگا یہ سب تفصیلات ہمیں دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: جناب اسپیکر! انہوں نے جو required informations مانگی تھی وہ ٹیبل کر دی گئی ہیں اور اگر یہ سوال کرنا چاہتے ہیں تو fresh Question لے کر آئیں توجہ دلاؤ نوٹس پر یہ نہیں ہوتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: محترمہ اگر آپ ہمیں سن لیں پھر بعد میں جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: نہیں میں صرف بتا رہی ہوں کہ مجھ پر آپ Question نہیں کر سکتے ہیں جو متعلقہ information محترمہ آپ نے یہاں information دی ہے اس میں میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اسکی تفصیل ہمیں دے دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! آپ Chair کو adress کریں۔ دیکھیں اس سے متعلق آپ کو جواب ٹیبل کر دیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں سن رہا ہوں سارا ہاؤس in-order کر دیں یہ تو اس طرح ڈسپلن نہیں چلتا ہے ہاؤس کے اندر۔ ایک سنجیدہ مسئلے پر بات ہو رہی ہے یہ لوگ بات کر رہے ہیں میں ان کی بات تو نہیں سن رہا ہوں منسٹر صاحب کو اپنی اپنی جگہوں پر بٹھا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: جناب اسپیکر صاحب! ہمارے محترم معزز بھائی جو ہیں ان کا اگر کوئی مزید سوال ہے تو as Question form میں یہ لائیں Department will be happy to answer it. اور جتنی بھی infromation چاہیئے وہ ہم ان کو دے دیں گے لیکن یہ ایک تصیح پہلے کر لیں کہ یہ جو ہسپتال بنانا تھا یہ ہمارے محکمے نے نہیں بنانا تھا گورنمنٹ آف بلوچستان نے نہیں بنانا تھا یہ ایک پروجیکٹ تھا جو ہمیں گورنمنٹ آف پنجاب جو ہے اس کو اسپانسر کر کے دے رہی تھی۔ اور ہم نے صرف زمین provide کرنی تھی We did a part and it's now up to the Punjab Government. They have been given repeated reminders. لیکن اگر وہ نہیں کر رہے ہیں اور یہ جو دوسرے ہسپتال کی بات کر رہے ہیں۔ دیکھیں! اصل بات یہ ہوتی ہے کہ ہم لوگوں کو علاج معالجے کی سہولت

That is a totally فراہم کریں یہ اِدھر اُدھر سے چیزیں کر کے دوسرا ہسپتال نہیں بنایا جا رہا ہے different project تو ان دونوں چیزوں کو اگر mix نہ کیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر میں mix نہیں کر رہا ہوں میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ہماری صوبائی حکومت کی کتنی اتھارٹی ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **یہ تو تب کی بات ہے زیرے صاحب۔**

جناب نصراللہ خان زیرے: انہوں نے جو سائن کیا ہے اس میں صوبائی حکومت کے اختیارات کیا ہوں گے

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب یہ تو تب کی بات ہے جب پنجاب گورنمنٹ آپ کو فنڈ دے گی ہسپتال بنے گا اس کے بعد۔

جناب نصراللہ خان زیرے: اس میں جو دوسرا اس نے جواب دیا ہے میں اس کی طرف آ رہا ہوں۔ اُس میں ہماری حکومت کا کیا ہوگا ہمارے محکمہ صحت کا کیا ہوگا پیسے ہم لگائیں گے اور کنٹرول کسی اور کا ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: جناب اسپیکر! That is a totally different issue and a totally different question. اسکے لئے پھر یہ ایک اور توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں یا دوسرے Questions لے آئیں تو ہم ان کا جواب جو ہے دے دیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ اس میں کوئی ابہام نہ ہو جائے تاکہ انکی تسلی و تشفی ہو جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: چلیں اس پر جو ہے ضمنی سوالات آ سکتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بس اس پر مٹی ڈال دیں تاکہ انکی جان خلاصی ہو جائے۔ ہماری عوام کے کروڑوں اربوں روپے جائیں کوئی اور اُس پر قبضہ کر لے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ، شکریہ، نہیں آپ سے متعلق اِس کا جواب نہیں ہے۔ تشریف رکھیں زیرے صاحب۔ زیرے صاحب آپ تشریف رکھیں۔ اِس میں ضمنی۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب نصراللہ خان زیرے: مَیں مطمئن نہیں ہوں جناب اسپیکر۔ یہ محکمہ صحت کی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہاؤس کو مطمئن کریں، اِن کی ذمہ داری ہے، اِن کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اگر وہ نہیں کر سکتی ہے تو پھر کیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میڈم! آپ کسی اور کی چیئر سے بات نہیں کر سکتی۔

جناب نصراللہ خان زیرے: بالکل آپ کمیٹی بنائیں، آپ وزراء کی کمیٹی بنائیں بالکل ابھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: معزز اسپیکر صاحب، اِنہوں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Order in the House تمام منسٹرز، تمام MPAs اپنی اپنی chiars پر تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: اسپیکر صاحب! اِنہوں نے جو informations مانگی تھیں department نے provide کردی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تمام منسٹرز، تمام MPAs اپنی اپنی chiars پر تشریف رکھیں۔زابد ریکی صاحب اپنی Chair پر تشریف رکھیں۔مٹھا خان کاکڑ صاحب، سردار مسعود لونی صاحب، سارے اپنی اپنی Chairs پر تشریف رکھیں۔مہربانی کریں۔ایوان کی کارروائی disturb ہورہی ہے آپ لوگوں سب اپنی اپنی chairs پر تشریف رکھیں۔۔نہیں۔۔سب اپنی اپنی chairs پر تشریف رکھیں۔زیرے صاحب آپ کا سوال جو ہے آپ کو مل چکا ہے، چونکہ توجہ دلاؤ نوٹس میں جو ہے ضمنی سوالات نہیں ہوتے۔

جناب نصر اللہ خان زیرے: مَیں اپنی عوام کا نمائندہ ہوں، مَیں مطمئن نہیں ہوں محترمہ کے توجہ دلاؤ نوٹس کا جو مَیں نے کیا ہے، مَیں مطمئن نہیں ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: ہم نے بھی یہی کہا ہے کہ We would welcome any questions from the honourables Member. اور یہ اگر مزید اِس کے بارے میں تفصیلات جاننا چاہتے ہیں، new questions لے آئیں ہم اِن کو ساری details جو ہیں وہ provide کردیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ نئے questions لے آئیں، ملک نعیم بازئی صاحب! آپ بلوچستان اسمبلی ہال میں کھڑے ہیں۔مَیں گورنمنٹ آف بلوچستان اور خصوصاً مٹھا خان کاکڑ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اِنہوں نے ژوب کے لئے فلائٹس دوبارہ بحال کر لیئے ہیں جو کہ پشتون بیلٹ کا ایک دیرینہ مسئلہ تھا۔

جناب سیکرٹری اسمبلی: جی سیکرٹری اسمبلی! **رخصت کی درخواستیں** پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا سے آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب ظہور احمد بُلیدی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت

کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: حاجی محمد نواز خان کاکڑ صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر حمل کلمتی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب محمد رحیم مینگل صاحب نے کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ مستورہ بی بی صاحبہ نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: **رخصت کی درخواستیں ختم ہوئیں۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب! کی جانب سے **تحریک التوا نمبر 1** موصول ہوئی ہے قواعد وانضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر (A)75 کے تحت تحریک التوا نمبر 1 پڑھ کر سُناتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ مورخہ 21 مئی 2021ء کو چمن شہر کے عین وسط میں ایک سیاسی پارٹی کے جلوس کے اختتام پر خوفناک بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 7 بے گناہ معصوم شہری جان بحق اور درجنوں زخمی ہوئے جس کی وجہ سے چمن میں بالخصوص اور پورے صوبے میں بالعموم سخت خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ لہٰذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اِس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا تحریک التوا نمبر ایک کو پیش کرنے کی اجازت دی جائے؟، جو اراکین تحریک کے حق میں ہیں وہ اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔ ۔ تحریک کو قاعدہ (2)75 کے تحت مطلوبہ اراکین اسمبلی کی حمایت حاصل ہو گئی ہے لہٰذا جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب آپ اپنی **تحریک التوا نمبر 1** پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: Thank you جناب اسپیکر تحریک التوا نمبر 1۔ میں اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیتا ہوں۔

تحریک یہ ہے کہ مورخہ 21 مئی 2021ء کو چمن شہر کے عین وسط میں ایک سیاسی پارٹی کے جلوس کے اختتام پر خوفناک بم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں 7 بے گناہ معصوم شہری جاں بحق اور درجنوں زخمی ہوئے جس کی وجہ سے چمن میں بالخصوص اور پورے صوبے میں بالعموم سخت خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ لہذا اسمبلی کی آج کی کارروائی روک کر اِس اہم اور فوری عوامی نوعیت کے حامل مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک التوا نمبر 1 پیش ہوئی۔ لہٰذا تحریک التوا نمبر 1 مورخہ 28 مئی 2021ء کی نشست میں بحث کے لیے منظور کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **سرکاری کاروائی برائے قانون سازی۔**

ا) پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کا پیش / منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت ۔ ملک صاحب! اِس کے بعد مَیں آپ کو موقع دیتا ہوں ملک صاحب کیونکہ کارروائی کے بیچ میں جو ہے پھر وہ ساری رُک جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت، پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) ایوان میں پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: مَیں ڈاکٹر ربابہ بُلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ہیلتھ، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت، پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: مَیں ڈاکٹر ربابہ بُلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ہیلتھ، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء (مسودہ

قانون نمبر17مصدرہ 2021) کو قواعد وا نضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974کے قاعدہ 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر17مصدرہ 2021ء) کو قواعد وا نضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974کے قاعدہ 84اور(2)85کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر17مصدرہ 2021ء) کو قواعد وا نضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974کے قاعدہ 84اور(2)85 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر اس کو آپ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کردیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: دیکھیں اِسٹینڈنگ کمیٹی کے(مداخلت۔شور)آپ لوگ تشریف رکھیں (مداخلت۔شور) آپ لوگ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ لوگ تشریف رکھیں۔ایوان کی کاروائی کی طرف آتے ہیں، آپ لوگ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت۔شور) آپ لوگ میری بات سُنیں ۔میری بات سُنیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔میری بات تو سُنیں ۔دیکھیں! ہر چیز کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔اسمبلی کو چلانے کا اپنا ایک طریقہ کار ہے،سب سے پہلے تو آپ میری بات سُنیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔آپ بات تو سُنیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔سب سے پہلے تو آپ کے منہ میں chewing gum ہے اختر حسین لانگو صاحب! ایوان میں کوئی کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔(مداخلت۔شور)۔آپ لوگ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔آپ لوگ تشریف رکھیں، آپ لوگ تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔ ایوان کی کارروائی کی طرف آتے ہیں،آپ لوگ تشریف رکھیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت! پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر17 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: مَیں ڈاکٹر ربابہ بُلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ

قانون نمبر 17 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟۔ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ صحت! پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: میں ڈاکٹر ربابہ بُلیدی پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ ہیلتھ، وزیر برائے محکمہ صحت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کو منظور کیا جائے۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ میری بات سُنیں، اِن سب کو میرے چیمبر میں لے جا کر تھوڑا چائے پانی پلا کر ٹھنڈا کیا جائے۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کو منظور کیا جائے؟۔۔۔۔(مداخلت۔شور)۔ آپ لوگوں کی آواز نہیں آ رہی ہے۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ پاک عمان ہسپتال پسنی کا مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 17 مصدرہ 2021) کو منظور کیا جاتا ہے۔

۲) بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کا پیش/منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ! بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 202) پیش کریں۔۔۔۔(مداخلت۔شور)

محترمہ بشریٰ رند(پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات): میں بشریٰ رند، پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات، وزیر محکمہ خزانہ کی جانب سے دی بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ بلوچستان بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کی بابت تحریک پیش کریں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات: مَیں بشریٰ رند پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات، وزیر برائے محکمہ خزانہ کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ دی بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔۔۔(مداخلت۔شور)۔ آپ لوگ ہاں یاناں میں جواب دیں۔۔۔(مداخلت۔شور)۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کوقواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟۔۔۔(مداخلت۔شور)۔ آپ لوگ ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔۔۔(مداخلت۔شور)۔بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کوقواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84اور (2)85 کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔۔۔(مداخلت۔شور)۔۔۔مبین خان! Order in the House

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات: مَیں بشریٰ رند پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعت وزیر محکمہ خزانہ کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ دی بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر 18 مصدرہ 2021) کو فی الفور زیرغور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میڈم! ایک Minute۔میڈم۔وزیر برائے محکمہ۔۔۔

(اس مرحلے میں اپوزیشن اراکین walk-out کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

(خاموشی۔اذان مغرب)

جناب ڈپٹی اسپیکر: ویسے اپوزیشن کے بغیر کافی سکون آپ لوگ محسوس کر رہے ہیں۔ جی میڈم۔ایک بار میں

پڑھتا ہوں پھر آپ کو بھی میرے خیال میں جلد بازی بہت ہے میڈم!۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ! بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات: مَیں بشریٰ رند پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات، وزیر محکمہ خزانہ کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ دی بلوچستان پبلک فنانس مجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021) وفی الفور زیر غور لایا جائے؟۔ہاں یا ناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء(مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ خزانہ بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسوہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات: مَیں بشریٰ رند،وزیر برائے محکمہ خزانہ کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ دی بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔آیا بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 221) کو منظور کیا جائے؟۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان پبلک فنانس مینجمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون 2021ء (مسودہ قانون نمبر18 مصدرہ 2021)ءکو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میڈم! ڈاکٹر ربابہ بلیدی صاحبہ آپ point of order یا point of public importance پر بات کرنا چاہ رہی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: جناب اسپیکر! ضلع جعفر آباد کا تحصیل ہیڈ کوارٹر اوستہ محمد شہر جو ہے وہاں پر قلت آب کی بہت سنگین صورتحال ہے اور گزشتہ دو سال سے وہاں کے پانی کے reservoirs وہ نہیں بھرے گئے ہیں۔ Every year the Irrigation Department gives out a

Notification کے Kirthar Canal جو ہے اُس کا پانی بند کیا جاتا ہے۔ اب PHE Department کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ Pase-1, 2 اور 3 کے water reservoirs ہیں اوستہ محمد شہر کی consumption کے لئے اُنکو جو ہے وہ پوری طریقہ سے اُس کے Highest level تک بھریں۔ This is a second running year. جس میں وہ پانی کو نہیں store کیا جارہا اور پانی کے stocks ختم ہو چکے ہیں اور بالکل اس وقت اِس قدر شدید قلت ہے وہاں پر گرمیوں کا موسم ہے رمضان مبارک میں بھی لوگوں نے بہت تکالیف وہاں پر برداشت کئے ہیں۔ تو میری request ہے ایک تو منسٹر irrigation سے اِس forum پر آپ کے through کے وہ جو XEN جعفر آباد ہے اُن کو ایک یہ instructions دے دیں کہ All the water should be diverted to these water reservoirs. اور دوسری چیز یہ ہے کہ منسٹر PHE یہاں موجود ہیں، اِن سے یہ درخواست ہے کہ جو وہاں پر لوکل سٹاف جو depute ہوا ہے تو They should kindly take action against the negligence behaviour of those people. کیونکہ 2 سال سے اگر پانی نہیں ہو وہاں پر بہت بڑی سنگین صورتحال ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میڈم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: ہم روتے ہیں اِس forum پر کہ مسلمان کشمیر کے مسلمان فلسطین کے اُن پر ظلم ہو رہا ہے لیکن ہم اپنے لوگوں کیلئے یہاں پر جو کربلا بنا رہے ہیں اُس کا کوئی جوابدہ نہیں ہے۔ تو kindly اِس پر غور کیا جائے دونوں Honourable Ministers جو ہیں اپنے اپنے Departments میں kindly دیکھیں اور اِس صورتحال کو اور اِس سنگین نوعیت کے عوامی مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔ جی منسٹر صاحب! میڈم کا point آپ کے نوٹس میں آ گیا ہوگا۔ تو kindly اپنے سیکرٹری کو بتا دیں محکمے کو کہ اِس کو دیکھیں۔

وزیر برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و واسا: time دے دیں مجھے۔ میرے دفتر میں خود یا کوئی اور اگر بھیج دیں تھوڑا سا مجھے details سمجھا دیں مَیں سیکرٹری سے بھی بات کرلوں گا اور انشاء اللہ متعلقہ جو لوگ ہیں اُس کو بُلا لیں گے اِنشاء اللہ اُس کے خلاف کارروائی بھی کرلیں گے اور اِنشاء اللہ جو بھی مسئلہ ہے ہم فوری طور پر اِس پر کوشش کریں گے کہ حل کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے میڈم! آپ جو ہیں دونوں محکموں کے، چونکہ اسمبلی کے record میں آپ کی بات آ گئی ہے اگر آپ دونوں محکموں سے مطمئن نہ ہوئیں صحیح جواب نہیں ہوا پھر Chair کی طرف سے اُنکو ہدایت دے دیں گے۔

وزیر برائے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ وواسا: ایک دفعہ یہ ہے کہ میرے office یا جہاں پر بھی ہو تھوڑا سا مجھے سمجھائیں گے کہ کیا position ہے کیا ہے۔ پھر کارروائی کریں گے اِنشاءاللہ۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ صحت: جی اِنشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 28 مئی 2021ء بوقت 4:00 بجے شام تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بوقت شام 7 بجکر 42 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆